مولائے صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

عرب کے چار دانا ۔ شاہِ حبشہ کا اِسلام ۔ حضرت عَمرو بن عاص ؓ کا اِسلام

حضرت علی ؓ و معاویہ ؓ نے حرمین کو باہمی لڑائیوں سے محفوظ رکھا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 54 سائیڈ A 85-11-22)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں حضرتِ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔ اُن کے اسلام کا واقعہ تو یہ ہے کہ جب مسلمان ہجرت کر کے حبشہ گئے تو کفارِ مکہ نے حضرت عمرو بن العاص ؓ کی سرکردگی میں ایک وفد بھیجا تا کہ شاہِ حبشہ سے جا کر ملے اور اُن سے کہے کہ اُن لوگوں کو آپ اپنے ملک سے نکال دیں، ہمارے حوالے کر دیں۔ یہ بہت ہی ذہین اور زکی تھے۔ وہاں پہنچے، تعلقات پیدا کیے، بادشاہ سے ملاقات کی، تحائف لے گئے تھے مختلف دَرجوں کے، وہ مختلف لوگوں کو پیش کیے۔ بادشاہ کے لیے بھی لے گئے تھے وہ اُنہیں پیش کیے آنے جانے کی اجازت ہوگئی، دربار تک پہنچنا ممکن ہوگیا۔ ایک دن اِنہوں نے بہت لمبا سجدہ کیا بادشاہ کو، بادشاہ نے پوچھا کیا بات ہے؟ تو اِنہوں نے کہا کہ مقصد میرا یہ ہے کہ آپ اِن لوگوں کو ہمارے حوالے کر دیں۔ یہ لوگ فسادی ہیں اور وہاں سے آئے ہوئے ہیں آپ کے ملک میں اِنہیں ہمارے حوالے

کر دیں ہم اِنہیں واپس لے جانا چاہتے ہیں۔ جب اِنہیں بادشاہ کی سخت ناگواری کا اِحساس ہوا تو بہت ہی عاجزی سے بات کی۔ معلوم ہوا یہ کہ وہ تو مسلمان ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو سچا رسول مانتا ہے، اِنہوں نے کہا کہ میری بڑی غلطی تھی مجھے بھی مسلمان کر لیجیے اور مسلمان ہو گئے سچ مُچ کے صحیح دِل سے، کسی کو دکھانے کے لیے نہیں بلکہ ذہن میں یہ آ گیا کہ اسلام صحیح دین ہے سچا مذہب ہے۔ اِس سے پہلے وہاں کے باشندوں کی شکایت کی وجہ سے بادشاہ ان مہاجرین کو طلب کر چکا تھا اور اِن سے گفتگو کر چکا تھا، جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تھی اور مقامی باشندوں نے بادشاہ سے جو شکایت کی تھی وہ یہ کہ یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا نہیں مانتے، مریم علیہا السلام کو نہیں مانتے، تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی وہ آیات پڑھیں کہ جن میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ پورا تفصیل سے ہے۔

تو بادشاہ مذہبی آدمی تھا اُس کو مذہبی معلومات تھیں، اُس نے کہا کہ یہی صحیح عقیدہ ہے ہمیں ہماری کتابیں بھی یہی بتلاتی ہیں اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ اِن کے خلاف شکایت غلط اور بے بنیاد ہے۔ بادشاہ ان لوگوں سے مانوس ہو کر زیادہ قریب ہوا تو پھر مشرف بہ اِسلام ہو گیا، اَصحمۃ اِن کا نام تھا۔

شاہِ حبشہ کی تخت نشینی کا واقعہ :

یہ درباری لوگ جو تھے اُس کے وزراء وغیرہ وہ اچھے خاصے چھائے ہوئے تھے حکومت پر۔ بادشاہ کا نام اور اپنا کام کرتے تھے یہ لوگ۔ بادشاہ سے اِن لوگوں نے کہا کہ یہ (اسلام قبول کر کے) آپ نے کیا کیا؟ تو اُس نے کہا کہ مجھے یہ حکومت تم لوگوں نے نہیں دی ہے خدا نے دی ہے، تو مجھے تمہاری پرواہ نہیں۔

اُس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ وہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد اَکیلا تھا باپ بادشاہ تھا جب اُس کا اِنتقال ہوا تو جو اَراکینِ سلطنت تھے اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم اِس کو بادشاہ تسلیم کر لیں تو یہ اَکیلا ہے آگے خدا جانے اِس کی اَولاد ہوتی ہے نہیں ہوتی، تو اِس سے بہتر ہے کہ بادشاہ کا جو بھائی ہے اُس کو ہم بادشاہ بنا لیں اور اُس کے تھے دَس گیارہ لڑکے۔ اُنہوں نے کہا کہ اِن میں سے آگے کو بادشاہ کا سلسلہ چلتا ہی رہے گا کوئی نہ کوئی تخت نشین ہوگا ہی۔ اُنہوں نے اُس کو بادشاہ بنا لیا، اَب اُس کا یہ ہوا کہ اُس کے جتنے لڑکے تھے سب نالائق تھے اور اُسے پھر اِسی بھتیجے سے تعلق ہو گیا، گویا شہزادے سے۔ تعلق بھی اِتنا کہ اَراکینِ دولت سمجھنے لگے کہ اگر اِس کا اِنتقال ہو تو یہ اُسی بھتیجے کو پھر بٹھا دے گا۔ تو اِس لیے اُنہوں نے سازش کی اور اس کو اغوا کر لیا اور لے

جا کر اِن کو بیچ دیا۔ وہاں اِدھر اُدھر سے لوگ پہنچا کرتے تھے غریب ملک تھا وہ اَولاد کو اپنے بچوں کو اُن کو بیچ دیا کرتے تھے۔ وہاں کوئی تاجر غلام خریدنے کو آیا ہوا تھا تو اُس کے ہاتھ بیچ دیا۔ لیکن اِدھر یہ ہوا کہ بادشاہ پر بجلی گری اور اُس کا اِنتقال ہوگیا اور یہ جتنے لڑکے تھے اُس کے سب کے سب نالائق تھے کوئی اِس قابل نہیں تھا کہ وہ حکومت پر بٹھایا جائے۔ اور یہ وزراء اور درباری تھے تو شریر اور خراب لوگ لیکن ملک کے بارے میں سوچ اُن کی بہتر تھی کہ بادشاہ وہ ہونا چاہیے جو صَحِیْح کام چلا سکے بالکل ہی نالائق کو بادشاہ بنا کر بٹھا دیں تو پھر تو حکومت ہی ڈوب جائے گی چل ہی نہیں سکے گی حکومت۔ وہ اپنا منشاء بھی پورا کرنا چاہتے تھے اور ملک کے بھی بدخواہ بھی نہیں تھے۔

تو جب بادشاہ کا اِنتقال ہوگیا تو اِن درباریوں نے فوراً حکم دیا کہ لاؤ اُنہیں اور بٹھاؤ تخت پر، تو سپاہی گئے اور جس آدمی نے خریدا تھا اُس کے پاس سے اُنہیں پکڑ کر لے آئے اور تختِ سلطنت پر بٹھا دیا، وہ تاجر پیچھے پیچھے پوچھتا رہا کہ کیا ہے کیا نہیں؟ بعد میں آخر میں پتہ چلا کہ یہ تو شہزادہ تھا تو پھر وہ آیا اور دربار میں آنا چاہا اُس نے اِنہوں نے اجازت دے دی اُس نے کہا کہ آپ اپنی قیمت تو مجھے دے دیجئے آپ کو تو میں نے اِتنے میں خریدا تھا، اِنہوں نے اپنی قیمت اُس کو دی۔ بہرحال یہ کہنے لگے کہ تم لوگوں نے مجھے بادشاہ نہیں بنایا مجھے تو خدا نے بنایا ہے تو مجھے تمہاری پرواہ نہیں۔

شاہِ حبشہ تابعی تھے :

تو یہ اِسلام پر رہے اور پکے مسلمان رہے، اور اِن کی وفات جب ہوئی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اِطلاع دی ہے اور اِن کا جنازہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی ہے۔ یہ تابعی تھے حاضر نہیں ہوسکے، نہ رسول اللہ ﷺ کو دعوت دے سکے کہ آپ تشریف لائیں یہاں، تو خود تو زیارت نہیں کی اِس لحاظ سے تابعی ہوئے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ کی مدح :

حضرت عمرو بن العاصؓ جو ہیں یہ صحابی ہیں مگر مسلمان اُن کے ہاتھ پر ہوئے ہیں جو تابعی تھے۔ اور یہ مثال شاید اِن کی اَکیلی اپنی ہی مثال ہے کہ کوئی صحابی تابعی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا، لیکن اِسلام اِن کا بالکل صحیح اور سچا اور مضبوط تھا۔ تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِن کی تعریف کی ہے کہ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لوگوں نے اِسلام قبول کیا ہے اور عمرو بن العاصؓ نے دِل سے اِسلام قبول کیا ہے دل کی گہرائی سے اِسلام قبول کیا ہے اٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ یہ اِن کی فضیلت ہے۔

عرب کے چار دانا :

اَب سمجھداری اور نکتہ رسی یہ اِن کے اُوپر ختم تھی تو عرب کے جو بڑے بڑے لوگ رہے ہیں اپنے دَور میں گزرے ہیں بیک وقت وہ چار آدمی شمار ہوتے ہیں، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرتِ معاویہؓ اور ایک قیسؓ ہیں صحابی ہیں اور ایک مغیرہ بن شعبہؓ ہیں، یہ مغیرہ بن شعبہ بھی اِسی طرح سمجھدار تھے اور قیسؓ بھی اِسی درجے میں سمجھدار تھے اور قیسؓ اَنصاری ہیں، باقی حضرات جو ہیں یہ اَنصاری نہیں ہیں یہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں، قیس بن عبادۃؓ نہیں (بلکہ) سعد بن عبادہؓ [1] یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے رہتے تھے جیسے کوئی سپاہی کھڑا رہتا ہو کسی کے سامنے اِس طرح، بعد میں یہ حضرتِ علیؓ کے ساتھ رہے ہیں تمام لڑائیوں میں اور جس جگہ یہ ہوتے وہاں کبھی شکست نہیں کھائی انہوں نے۔

حضرتِ علیؓ نے اِن کو مصر سے معزول کر کے بلایا وہاں اشتر کو بھیج رہے تھے تو راستے میں کسی نے زہر دیا یا کیا ہوا تو اِنتقال ہو گیا اِس کا۔

سیانوں کی نصیحت پر کان نہ دَھرنے کا نقصان :

پھر محمد ابن اِبی بکر کو بھیجا وہ گئے وہاں، اُنہیں اِنہوں نے (یعنی حضرت قیسؓ نے) نصیحتیں کیں اور چارج دے دیا۔ اُن کی غلطی تھی کہ اِن کی نصیحتوں کو اُنہوں نے صحیح نہیں سمجھا بلکہ اپنی مرضی سے اُن نصیحتوں کے خلاف کیا تو مصر کی حکومت ختم ہو گئی۔ بہرحال حضرت قیسؓ مصر سے آئے اور پہنچے مکہ مکرمہ۔

حضرت علیؓ و معاویہؓ نے حرمین کو باہمی لڑائیوں سے بچائے رکھا :

مکہ مکرمہ کو اور مدینہ منورہ کو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ نے کبھی لڑائی کی آماجگاہ نہیں بنایا بالکل بلکہ ایسے بھی ہوا ہے کہ مکہ مکرمہ میں اَمیر حج بدلتے رہے ہیں، کبھی حضرتِ علیؓ کا آدمی کبھی حضرتِ معاویہؓ کا آدمی۔ مکہ مکرمہ کو آزاد ہی چھوڑا ہے اُنہوں نے کہ یہاں کوئی بے حرمتی بالکل نہ ہونے پائے، ہمارے جھگڑے کا یا لڑائی کا اَثر یہاں نہ ہو۔ تو یہ حضرتِ علیؓ کا ہی علاقہ تھا اُنہوں نے اِسے ایسے ہی بالکل آزاد چھوڑ رکھا تھا۔

---

[1] اصل میں قیس بن سعد بن عبادہؓ ہی ہے یہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے صاحبزادے ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۶۶)

حضرت قیسؓ کی چھٹی حس اور حضرت معاویہؓ کا پچھتانا :

تو یہ مکہ پہنچے پھر یہاں پہنچ کر اِنہیں خیال آیا کہ یہ تو آزاد علاقہ ہے یہاں معاویہؓ کے لوگ بھی آسکتے ہیں مجھے وہ پکڑ بھی سکتے ہیں تو وہاں سے نکلے اور پہنچ گئے حضرتِ علیؓ کے پاس۔ حضرت معاویہؓ کو جب پتہ چلا کہ یہ مکہ میں ہیں تو اُنہوں نے واقعی آدمی بھیجے پکڑنے کے لیے، اِن کا اَنداز بالکل صحیح تھا اور یہ نکل چکے تھے۔ حضرت معاویہؓ کہتے تھے کہ بہت مجھے اَفسوس ہے کہ وہ نکل گئے ہاتھ سے اور وہ کہتے تھے ایک لاکھ ٹرینڈ آدمی ہوں تو اُن پر بھی یہ ایک آدمی بھاری ہے تو اِتنا زیادہ یہ ماہر ہے جنگی نقشوں کا لڑائی کے اُصول کا۔

حضرتِ حسنؓ نے جب صلح کی ہے تو جس محاذ پر یہ تھے وہاں اِنہوں نے لڑائی بند نہیں کی حتّٰی کہ مصدقہ اطلاع پہنچی پھر لڑائی بند کی اور وہ اُسی جگہ رہے وہاں سے پیچھے بھی نہیں ہٹے۔

تو یہ چار آدمی دُہاتِ عرب، عرب کے بہت بڑے بڑے سمجھدار قسم کے وزنی لوگ سمجھ لیجیے اِنہیں، قد آور شخصیتیں جو تھیں اَپنے دور میں یہ تھیں : حضرتِ معاویہ، حضرتِ عمرو بن العاص، حضرتِ قیس، حضرتِ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم۔ یہاں اِن کی تعریف آئی ہے حضرتِ عمرو بن العاصؓ کی کہ لوگوں نے اِسلام قبول کیا اور عمرو بن العاصؓ نے ایمان قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں اِن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔

اِختتامی دُعاء ....